بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر آر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۹/۷۱ | اتوار - ۵ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ ہجری ۲۷ احسان ۱۳۶۱ ہش ۲۷ جون ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۴۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۲۶ احسان / جون - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ بلڈ پریشر میں کچھ کمی ہوئی۔ طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین!

سب سے بڑا دھوکا انسان کو یہ لگتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ حمد میرے لیے ہے

حالانکہ ساری کی ساری تعریف جس سے کچھ بھی باہر نہیں صرف اللہ کیلئے ہے

جو اس نکتے کو سمجھ جائے اس پر ترقیات کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں

حمد میں خود کو شریک کرنا ایک ایسا شرک ہے جو انسان کے سارے اعمال کو تباہ کر دیتا ہے

رمضان المبارک کے آغاز پر مسجد مبارک میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درسِ قرآن کریم:

ربوہ: ۲۳ احسان / جون - آج یکم رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ کو یہاں مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد از نماز ظہر رمضان المبارک کے دوران قرآن مجید کے خصوصی درس کا آغاز فرماتے ہوئے سورۂ فاتحہ کے ابتدائی حصے کا درس دیا اور نہایت دلنشین انداز میں "الحمد للہ" کی نہایت پُر معارف تفسیر بیان فرمائی۔

نماز ظہر پڑھانے کے بعد دو بجے حضور نے درس کا آغاز فرمایا اور ۴۵ منٹ تک درس دیا۔

حضور نے فرمایا کہ ناظر صاحب اصلاح وارشاد کے مشورے سے میں نے طے کیا ہے کہ درس قرآن کریم کی ابتداء کروں اور آخری روز آخری سورتوں کا درس دیکر درس کی تکمیل بھی خود ہی کروں۔

حضور نے فرمایا سورۂ فاتحہ معارف کا ایک سمندر ہے۔ تمام قرآنی مطالب و معارف کا مادہ اس کے اندر موجود ہے۔ حضور نے فرمایا بعض لوگ جہالت سے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ دعویٰ کسی طرح صحیح ثابت نہیں ہو سکتا۔ وہ کہتے ہیں کہ چونکہ خدا تعالیٰ خود کہتا ہے کہ ساری دنیا کے سمندر اگر سیاہی بن جائیں تو رب کی باتیں ختم نہیں ہو سکتیں چاہے ان میں اتنے ہی سمندر اور ملا دیئے جائیں پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ تمام قرآن کریم کے مطالب ایک سورۃ میں آجائیں۔

حضور نے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک معجزہ ہے کہ اس نے نہ ختم ہونے والے عظیم معارف کا خلاصہ ایک چھوٹی سی جگہ میں رکھ دیا ہے یہ ایسی بات ہے جو انسانی عقل نہیں سمجھ پاتی، لیکن سائنسدانوں نے اب یہ معلوم کیا ہے کہ ایک انسان کے اندر جو بے انتہا صفات اور لامحدود صلاحیتیں ہیں ان کا مادہ ایک ایسے بظاہر معمولی سے دھاگے کے اندر رکھ دیا گیا ہے جو انسانی آنکھ سے نظر بھی نہیں آتا۔ اور ابھی تک سائنسدان صرف اتنا ہی معلوم کر سکے ہیں کہ اس دھاگے کے اندر باریک در باریک دھاگوں کا گچھا ہوتا ہے جس میں انسانی صلاحیتوں کی اتنی وسیع معلومات مخفی ہوتی ہیں کہ اگر ان کو باریک پرنٹ میں لکھا جائے تو اتنی کتب بن جائیں کہ ایک شخص مسلسل ۴۵ سال تک پڑھتا رہے تو بمشکل ختم ہوں۔

حضور نے یہ حیران کن مثال دیکر فرمایا کہ یہی حال سورۂ فاتحہ کا ہے کہ تمام قرآنی علوم کا ماخذ اور منبع یہاں رکھ دیا گیا ہے ہر دور میں قرآن کا علم جاننے والے اس سے نئے نئے مطالب اخذ کرتے رہیں گے اور کسی عالم، مفسر یا خلیفہ کے لیے یہ میدان ختم نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایا میں صرف "حمد" کے لفظ اور اس کے بھی صرف ایک پہلو کی وضاحت کروں گا۔

حضور نے فرمایا الحمد کے معنی ہیں ساری کی ساری تعریف جس سے کچھ بھی باہر نہیں، اگر یہ معنی سمجھ کر اور اس کا حق ادا کر کے اس سورۃ کے مطالب کے میدان میں داخل ہوا جائے تو اور راستے بھی کھل جاتے ہیں اگر یہ راستہ ختم ہو جائے تو باقی راستے بھی مسدود ہو جاتے ہیں۔ انسان سب سے پہلی ٹھوکر اسی مقام پر کھاتا ہے کہ انسان اپنے لیے حمد چاہتا ہے یہ سب سے بڑا دھوکا ہے جو انسان کو لگتا ہے دنیا کے ہر میدان میں کھیل، علم، روحانیت، مضمون نویسی تقریر، درس قرآن غرضیکہ کوئی پہلو ہو، ہر پہلو ہر انسان کو اس کا نفس یہ دھوکا دیتا ہے کہ اصل حمد تو میرے لیے ہے خدا کی حمد بھی وہ یہ سوچ کر اور اس نتیجے پر پہنچ کر کرتا ہے کہ اس کے نتیجے میں میری حمد ہوگی جو شخص اس مقام پر اپنی نگرانی نہیں کرتا اور خدا سے توفیق مانگ کر اس دھوکے سے نہیں بچتا تو ٹھوکر کھا جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں ان تمام نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے جو حمد کو خالصتہً خدا کی طرف منسوب کر کے حاصل ہوتی ہیں۔

حضور نے الحمد للہ کے بعد رب العالمین کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا تمام کی تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو رب العالمین ہے جب بھی کوئی انسان اللہ کی ربوبیت سے ناطہ توڑتا ہے وہ نقصان اٹھاتا ہے کیونکہ ربوبیت کے تمام پہلو اس امر کے متقاضی ہیں کہ کوئی ایک تعریف بھی ایسی نہیں ہونی چاہیئے جو خدا تعالیٰ کی طرف لوٹائی جائے۔ جو شخص اپنی حمد چاہتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی برکات سے محروم ہو جاتا ہے جو کہتا ہے کہ وہ خود کچھ کر سکتا ہے، اپنا رزق خود حاصل کر سکتا ہے تو اس رازق خدا کی ربوبیت کے دائرے سے باہر نکل جاتا ہے۔ پھر ایسا رزق جو اللہ کے فضل کے بغیر حاصل ہو وہ انسان کو اللہ تعالیٰ فضلوں سے محروم کر دیتا ہے، اولاد تباہ ہو جاتی ہیں چین سکون اڑ جاتا ہے۔ ایک سمگلر سے کسی دوست نے پوچھا آپ تو بڑے آرام سے رہتے ہونگے اس نے اپنا گریبان تھاما اور کہا کہ کاش اندر جھانک کر دیکھو کوئی سکون حاصل نہیں۔ حضور نے فرمایا جہاں بھی دل اللہ کی حمد سے خالی ہوگا بے سکونی لاحق ہو جائے گی۔ جب بھی کوئی شخص ربوبیت سے تعلق توڑے گا تو وہ کبھی اس مقام پر نہیں رہیگا جس پر ربوبیت نے اسے پہنچایا تھا، دنیا میں ایک بھی مقام جامد نہیں یا ترقی ہو رہی ہے یا تنزل ہو رہا ہے ربوبیت سے روٹھ کر ہمیشہ تنزل ہوگا اسی لیے حمد ساری کی ساری صرف خدا کے لیے

(باقی صفحہ ۵ پر)

مکرم رفیق احمد صاحب۔ مکرم لئیق احمد صاحب منیجر نیشنل بنک آف پاکستان لاہور اور مکرم انیس احمد صاحب ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول امیشہ (ناجیریا) شامل ہیں۔ آپ کی صاحبزادی مبارکہ بیگم صاحبہ۔ محترم ڈاکٹر رشید احمد صاحب آئی سپیشلسٹ ربوہ کی اہلیہ ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین!

• برادرم مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اوورسیر واقف زندگی کی اہلیہ محترمہ کی بائیں ٹانگ گھر کے صحن میں گر جانیکی وجہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ دو ہفتہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ گو طبیعت روبصحت ہے لیکن ابھی دو ماہ سے زائد عرصہ تک علاج جاری رہے گا

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور دورانِ علاج پیدا ہونیوالی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(سلطان احمد پیر کوٹی - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ - پبلشر: مسعود احمد - پرنٹر: سید عبدالحی - مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۔۔ ۵ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

۔۔ ۲۷ احسان ۱۳۶۱ ہش

احسانِ خداوندی پر شکر گزاری کا بابرکت مہینہ

ہم ۱۴۰۲ ہجری کے اُس عظیم مہینے میں داخل ہو چکے ہیں، جسے سال کے تمام دوسرے مہینوں پر کئی لحاظ سے فوقیت اور فضیلت حاصل ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہے، جو مغفرت کے اذنِ عام کا اعلان کرتا ہوا آتا ہے اور جو اختتام کو پہنچنے سے پہلے لقائے الٰہی کے عظیم الشان انعام سے سرفراز کرنے کا موجب بنتا ہے بشرطیکہ ہم اس کی مخصوص عبادات پورے خلوص نیت سے بجا لا کر اپنے آپ کو اس کا مستحق بنانے میں حتی المقدور کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ ہماری مراد رمضان کے انتہائی بابرکت مہینے سے ہے جو ۲۳ جون ۱۹۸۲ء سے شروع ہو چکا ہے اور جس کے پہلے عشرہ میں سے آجکل ہم گزر رہے ہیں۔ یعنی اس عشرہ میں سے جسے اللہ تعالیٰ نے نزولِ رحمت کے لئے خاص کیا ہے۔ کیونکہ اس ماہ مبارک کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وَھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ۔

اس ماہِ مبارک کے فضائل اور اس کی عظیم الشان برکات بے حد و حساب ہیں۔ ہم اس کی جس فضیلت اور عظیم الشان برکت کا فی الوقت ذکر کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ بطور خاص شکر گزاری کا مہینہ ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید ایسی کامل و مکمل اور ہمیشہ ہمیش قائم اور نافذ العمل رہنے والی شریعت کے نزول کا یادگار کے طور پر مقرر فرمایا ہے۔ اور اس لئے مقرر فرمایا ہے کہ ہم اس کی مخصوص و معروف عبادات بجا لا کر ایسی عظیم الشان شریعت عطا ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں اور اس طرح لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کے تحت اس کے عظیم الشان فضلوں اور انعاموں کے مورد بنیں۔

چنانچہ اگر رمضان کے روزوں سے متعلق قرآنی احکام کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ امر بالصراحت سامنے آتا ہے کہ رمضان کے روزے جن اغراض کے ماتحت فرض کئے گئے ہیں، ان میں سے ایک بڑی غرض یہ ہے کہ ہم قرآن ایسی کامل ہدایت عطا ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ چنانچہ اولاً اللہ تعالیٰ رمضان کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ

(البقرہ آیت ۱۸۶)

ترجمہ:۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے، ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن میں الٰہی نشانات ہیں۔

رمضان کے مہینے کی اس اہمیت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اس مہینہ میں جس میں کہ انہیں قرآن مجید کی شکل میں ایسی عظیم الشان ہدایت عطا ہوئی روزے رکھیں۔ جیسا کہ فرمایا:۔

فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ ؕ

(البقرہ آیت ۱۸۶)

ترجمہ:۔ اس لئے تم میں سے جو شخص (بھی) اس مہینے کو دیکھے اس کا یہ فرض ہے کہ وہ روزے رکھے۔

اور اسی آیت میں روزے رکھنے کی اغراض میں سے ایک غرض یہ بیان فرمائی کہ:۔

وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ

(البقرہ آیت ۱۸۶)

اور (یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ) تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں (قرآن مجید ایسی) ہدایت عطا کی ہے اور تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔

سورۂ بقرہ کی اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ رمضان کے روزے جن اغراض کے تحت فرض کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک بڑی غرض یہ ہے کہ ہم اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں قرآن ایسی زندہ، زندگی بخش اور کامل و مکمل ہدایت عطا فرمائی ہے۔ پس رمضان کا مہینہ احسان خداوندی پر فی الاصل شکر گزاری کا مہینہ ہے۔ اس مبارک مہینے کی مخصوص عبادات بجا لائے بغیر خدا تعالیٰ کے اس بے پایاں احسان اور عظیم الشان نعمت پر شکر گزاری کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر ہم قرآن کے اور حکموں پر تو عمل کریں اور خاص اس حکم کی جس میں اس نے ہمیں رمضان کے روزے رکھنے کی تاکید فرمائی ہے پرواہ نہ کریں تو ہم خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے قرار نہیں پا سکتے جو جہاں اس نے شکر ادا کرنے کی صورت میں اور زیادہ انعام اور نعمتیں عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے وہاں کفرانِ نعمت کی صورت میں عذاب شدید کی وعید سے بھی ڈرایا ہے جیسا کہ فرمایا:

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ (ابراہیم آیت ۸)

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

"پیارو آموختۂ درسِ وفا خام نہ ہو"

آج اک درد مرے دل میں اٹھا ہے پیارو
سینۂ عشق میں اک حشر بپا ہے پیارو

لاکھ شیرینیٔ گفتار بھی ہو تو بے کار
اَنَا خَیْرٌ تو بڑی تلخ نوا ہے پیارو

کوئے محبوب کو جاتی ہے فقط ایک ہی راہ
اور وہ رہ، رہِ تسلیم و رضا ہے پیارو

عشق کو راس نہیں خودسری و خودغرضی
عشق تو کشمکشِ بیم و رجا ہے پیارو

اس کے ہر تار سے وابستہ دل و جاں اپنے
یہ خلافت تو محبت کی ردا ہے پیارو

کتنی تاکید سے، اصرار سے، تکرار کے ساتھ
ہمیں آئینِ جماعت کا ملا ہے پیارو

یادِ محمود پسِ گردشِ ایام نہ ہو
"پیارو آموختۂ درسِ وفا خام نہ ہو"

(عبدالمنان تاہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے فضائل اور ہمارا فرض

محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد - ربوہ

رمضان المبارک بہت ہی بابرکت مہینہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شہرِ عظیم قرار دیا ہے۔ اس ماہ کی عظمت اس امر سے ظاہر ہو جاتی ہے کہ اس میں قرآن مجید جیسی عظیم الشان کتاب لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے نازل ہوئی۔ اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرہ: ۱۸۶)

یعنی رمضان وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو اپنے اندر کھلے کھلے دلائل اور نشان رکھتا ہے۔ پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پائے اسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رمضان کی فضیلت بیان فرما کر مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اس میں روزے رکھ کر اس ماہ کی برکات سے فائدہ اٹھائیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کو حاصل کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ روحانی لحاظ سے رمضان کے دن اپنے اندر ایک خاص فضیلت رکھتے ہیں۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ اس بارہ میں ایک حدیث بیان فرماتے ہیں:-

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔

(بخاری)

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

اس ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عیاں ہے کہ رمضان میں ایسا روحانی انتشار ہوتا ہے کہ ماحول نیکی عبادات اور ذکرِ الٰہی سے بھر جاتا ہے اور اگر انسان تھوڑی سی بھی کوشش کرے تو وہ اپنے عمل سے جہنم کے دروازے اپنے اوپر بند کر سکتا ہے اور جنت میں داخل ہونے کی راہ اس کے لئے آسان ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ رمضان کی عظمت اور برکات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس یہ فرماتے ہیں:-

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عرب کے لئے خصوصیت نہیں ہو سکتی روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارتِ دینی ہوتی ہے۔ رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۰۹)

نیز فرمایا:-

"رمضان دعا کا مہینہ ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ۔ سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویرِ قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلیٔ قلب ہوتی ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلیٔ قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶)

پھر حضور رمضان کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے" (الحکم ۲۹ فروری ۱۹۰۸ء)

ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ رمضان بڑی عظمت اور فضیلت والا مہینہ ہے یہ اللہ کی رضا اور بخشش حاصل کرنے کے دن ہیں! روحانی مدارج طے کرنیکا یہ موسم ہے اب جبکہ رمضان کی آمد آمد ہے ہمارا فرض کہ ہم ابھی سے اسکے استقبال کی تیاری کریں اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں! اللہ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و احسان سے ہم سب کو ان مبارک دنوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

تحفۃ الصیام ـــــ درس الحدیث

رمضان المبارک کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جامع تقریر

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ ملتان

ارشاد باری تعالیٰ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ

(البقرہ — ۱۸۴)

ترجمہ:- اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقُ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَتَلُوْكِيهِ فِيهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَ اَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ۔

(بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح)

ترجمہ:۔ حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ کو ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت (اور شان) والا مہینہ سایہ کرنیوالا ہے ہاں! ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ (ثواب و فضیلت کے لحاظ سے)۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفلی ٹھہرایا ہے۔ اس مہینہ میں جو شخص کسی نفلی عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اسے اس نفل کا ثواب عام دنوں میں فرض ادا کرنے کے برابر ملے گا۔ اور جس نے اس مہینے میں ایک فرض ادا کیا اسے عام دنوں کے ستر فرض کے برابر ثواب ملے گا۔ اور یہ مہینہ صبر کا (مہینہ) ہے۔ اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں روزہ دار کی افطاری کرواتا ہے تو یہ عمل اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے اور اسے آگ سے آزاد کیا جاتا ہے۔ اور اسے روزہ دار کے اجر کے برابر ثواب ملتا ہے۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کچھ کمی ہو۔ (صحابہ کرامؓ بیان کرتے ہیں) ہم نے حضورؐ سے سوال کیا۔ ہم میں سے ہر ایک کی اتنی توفیق نہیں کہ روزہ دار کی افطاری کا انتظام کر سکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ افطاری کا یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتا ہے جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ میں پانی ملا کر دودھ کی لسی یا کھجور سے یا پانی کے ایک گھونٹ سے ہی روزہ کھلوا دیتا ہے۔ اور جو روزہ دار کو سیر کر کے پیٹ بھر کے کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے ایسا شربت پلائے گا کہ اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اور یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتدا نزولِ رحمت ہے اور جس کا وسط مغفرت کا وقت ہے۔ اور جس کا آخر کامل اجر پانے یعنی آگ سے آزادی کا زمانہ ہے۔

اور جو شخص اس مہینے میں اپنے مزدور یا خادم سے اس کے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اور کم خدمت لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی بخشش دے گا۔ اور اسے آگ سے آزاد کر دے گا۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

قدرت ثانیہ کے تیسرے مبارک دور کی ایک عظیم یادگار مالی تحریک

جماعت احمدیہ کے ۸۱ ویں سالانہ جلسہ کے موقع پر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ثالث (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر فیصلہ فرمایا ہے کہ اسلام کی آخری جنگ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند کے ذریعہ جیتی جائے گی۔ اسلام کا سورج تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور پھر ہر ملک میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند ہوگا۔ دوسرے سب جھنڈے سرنگوں ہو جائیں گے۔ یہ جنگ شروع ہو چکی ہے اس جنگ کو جیتنے کے لیے ہمیں کہا گیا ہے کہ تم اپنی جانوں اور اپنے مالوں اور اپنی اولادوں کو غرض ہر اس چیز کو جو تمہاری طرف منسوب ہوتی ہے اور تم اپنے آپ کو اس کا مالک سمجھتے ہو خدا کی راہ میں قربان کر دو تاکہ خدا کی توحید اور آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت انسان کے دل میں بیٹھ جائے۔" (روزنامہ الفضل ۱۱ ۱/۲ ۴)

ہمیں اپنے پیارے آقا کا یہ فرمان ہر دم یاد رکھنا چاہیے کہ اپنی مالی قربانیوں کو ان کے کمال تک پہنچائیں تاکہ اسلام ساری دنیا میں غالب آجائے۔ اور تمام نوع انسانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجائے اور سب دنیا میں امن و امان قائم ہو۔ اس لیے ہمیں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا چاہیے کیونکہ حضور کا یہ منصوبہ مالی قربانیوں کا بھی تقاضا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

درخواست دعا

مکرم ملک عبداللطیف صاحب سٹنگو ہی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور بواسیر کے عارضہ سے صاحب فراش ہیں۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ملک صاحب موصوف کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔ (انوار احمد ساماتوی۔ مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور)

میرے خالہ زاد بھائی کی ٹانگ مشین سے گر کر ٹوٹ گئی تھی۔ گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ مگر تکلیف ابھی باقی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا کرے آمین۔

(بشارت احمد نور ۹-۴/۳ دارالبرکات ربوہ)

اے جانیوالے! ہم تیری نیک یادوں کو زندہ رکھیں گی۔

اے آنے والے ہم قیام شریعت کی کوششوں میں دعاؤں سے تیری مدد کریں گی

سیکرٹریان ناصرات الاحمدیہ ربوہ قرارداد تعزیت و تجدید عہد

ہم جملہ سیکرٹریان مجلس عاملہ ناصرات الاحمدیہ ربوہ سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد نور اللہ مرقدہٗ کے عظیم سانحہ ارتحال پر مغموم دلوں اور کرب کے جذبات کے ساتھ انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتیں ہیں۔

آپ حضرت اقدس ..... کے سب سے بڑے پوتے اور حضرت مصلح موعود کے بڑے صاحبزادے تھے۔ ہمارے جان و دل سے عزیز آقا سراپا محبت و شفقت ہر قسم کے دینی و دنیوی علوم سے مالا مال تھے۔ آپ کا ساڑھے سولہ سالہ دور خلافت ہر لحاظ سے جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔ آپ نے متعدد تحریکات جاری فرمائیں جن میں سب سے بڑی تحریک صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم ہے۔ اس منصوبہ کے ذریعہ دنیا کے کونہ کونہ میں اللہ اکبر کی صدائیں گونج اٹھیں۔ نصرت جہاں کی آسمانی سکیم کے ذریعہ براعظم افریقہ میں دیکھتے ہی دیکھتے انقلاب عظیم برپا ہوا اور مخالفین ورطۂ حیرت میں پڑ گئے۔

آپ نے لجنہ و ناصرات کی تعلیم و تربیت اور حفظانِ صحت کے اصولوں پر مبنی ایک عظیم منصوبہ کا اعلان فرمایا۔ آپ کے دل میں یہی تڑپ تھی کہ جماعت احمدیہ کی بچیاں اعلیٰ اسلامی اخلاق اپنائیں۔ نیز آپ نے فرمایا کہ "تم عام بچوں کی طرح محض بچے نہیں ہو"۔ اس طرح آپ نے جماعت کے بچوں کو ایک بلند مقام پر لا کھڑا کیا۔ جلسہ سالانہ اور اجتماع کے موقع پر آپ کی محبت بھری نصائح ہمارے دلوں پر ہمیشہ نقش رہیں گی۔

آج ہمارا عظیم روحانی باپ ہم میں موجود نہیں۔ ہماری آنکھیں اشکبار ہیں۔ دل غمگین ہیں اور دماغ اس صدمہ سے ماؤف ہوا جاتا ہے۔ آخر کیوں نہ ہو۔ ہمارا پیارا مہربان و شفیق آقا، ماں باپ سے بڑھ کر پیار کرنے والا، محبت کا سفیر اور خلیفہ ذوالقرنین ہم سے جدا ہو گیا۔ لیکن اس کی یاد دلوں سے کبھی بھی محو نہیں ہو سکتی۔

"اے جانے والے! ہم تیری یاد سے یہ عہد کرتی ہیں کہ ہم تیری نیک یادوں کو زندہ رکھیں گی۔ ان تمام نیک کاموں کو پوری وفا کے ساتھ اور پوری ہمت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے چلاتی رہیں گی۔ اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک ان کاموں میں حسن کے رنگ بھرنے کے لیے استعمال کریں گی جو رضائے باری تعالیٰ کی خاطر تو نے جاری کیے تھے اور اگر اس دنیا میں تیری روح ان کی تکمیل کے نظاروں سے تسکین نہیں پا سکی تو اے جانے والے آقا! اُس دنیا میں تیری روح ان کی تکمیل کے نظاروں سے تسکین پائے گی۔

اے آنے والے! ہم اپنے دلوں سے معصیت اور گناہوں کے چراغ بجھاتی ہیں اور تقویٰ کے چراغ روشن کرتی ہیں اور تجھے اس دل میں اترنے کی دعوت دیتی ہیں جس دل میں اللہ کے تقویٰ کی مشعلیں روشن ہو رہی ہیں اور تجھ سے یہ عہد کرتی ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ قیام شریعت کی کوشش میں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا حاصل نہیں ہو سکتی۔

دعائیں کرتے ہوئے ہم تیری مدد کریں گی۔ ہم ایک وجود کی طرح، ایک دھڑکتے ہوئے دل کی طرح اور ایک ہاتھ کی طرح تمام نیک کاموں میں تیری مدد کریں گی۔ ہر جگہ خدا تعالیٰ کے پیار اور اس کی یاد سے دل زیادہ روشن کریں گی۔ جھگڑے اور فساد مٹا دیں گی۔ اور اس دنیا میں جنت قائم کرنے کی کوشش کریں گی۔ اور دنیا بھر میں حضرت اقدس کے پیغام کو جاری کرنے کی پوری کوشش کریں گی۔ کمزوریاں دور کرنے کی کوشش کریں گی۔" انشاء اللہ تعالیٰ

اس عظیم سانحہ پر ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ اور سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی حرم محترم۔ حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ بیگم صاحبہ بزرگ خواتین، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، بیگم صاحبہ مرزا شریف احمد صاحب حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ، صاحبزادگان، محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب صاحبزادیوں، محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ محترمہ صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ۔ برادران کرام و ہمشیرگان اور دیگر افراد خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں اور دعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ حضور انور نور اللہ مرقدہٗ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

ہم ہیں

(سیکرٹریان ناصرات الاحمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کے کونے کونے سے
جماعت ہائے احمدیہ کی قراردادہائے تعزیت و تجدید عہد

بانڈونگ انڈونیشیا

مورخہ ۹ جون ۱۹۸۲ء بروز چہارشنبہ بذریعہ ٹیلیفون سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی اچانک وفات کی المناک خبر موصول ہونے پر جماعت احمدیہ بانڈونگ (انڈونیشیا) کے ممبران نے مسجد "الناصر" میں اسی روز ہنگامی اجلاس منعقد کر کے اپنے دلی جذبات اور غم و رنج کا اظہار کیا۔ اور بعض احباب نے حضور نور اللہ مرقدہٗ کے اسلام اور احمدیت کی ترقی و بہبودی کے کارناموں پر روشنی ڈالی اور بالاتفاق یہ قرارداد پاس کی کہ ہم خدام احمدیت و خلافت اس انتہائی المناک سانحہ پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہزار ہزار رحمتیں آپ پر نازل فرمائے۔ اور حضور کے تمام پسماندگان، عزیزوں اور بھائیوں بہنوں اور بیگم صاحبہ اور خاندان کے دیگر تمام افراد کے ساتھ اپنے دلی جذبات غم و رنج بطور تعزیت پیش کرتے ہیں۔ حضور کا نام آپ کے عظیم الشان کارناموں کی وجہ سے رہتی دنیا تک زندہ رہے گا۔ انشاء اللہ۔

ہم دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضور کے درجات کو بلند سے بلند تر فرماتا رہے آمین۔

اللّٰھم اغفرہ وارحمہ
وادخلہ فی اعلیٰ علیین

ہم ہیں غمزدہ ممبران جماعت احمدیہ بانڈونگ انڈونیشیا۔

لجنہ اماء اللہ برطانیہ

ہم جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ برطانیہ اپنے پیارے و محسن امام سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے سانحہ ارتحال پر دلی رنج و الم اور گہرے غم کا اظہار کرتی ہیں۔

سیدنا حضور نور اللہ مرقدہٗ کا وجود اللہ تعالیٰ کی بے شمار برکات کا حامل تھا۔ آپ حضرت اقدس کے الہام "انا نبشرک بغلام نافلۃ لک" اور حضرت مصلح موعود کو دی جانے والی بشارت کے مطابق "ناصر دین" اور "خدمتِ اسلام" پر کمربستہ رہنے والے تھے۔ آپ نے خدمتِ اسلام کی لازوال تڑپ ورثہ میں پائی تھی اور تمام خوبیاں خون میں عطا ہوئی تھیں جو کہ آپ کے مقدس دادا اور جاں نثار اسلام والد میں موجود تھیں۔

آپ کا وجود سرتاپا شفقت ہی شفقت اور محبت ہی محبت تھا۔ دلداری و دلنوازی آپ کی فطرت ثانیہ تھی۔

آپ کی قیادت میں جماعت احمدیہ نے ترقی و عروج کی منازل بڑی سرعت سے طے کیں جماعت پر بڑے بڑے ابتلا اور امتحان آئے مگر حضور نے اپنی دردمندانہ دعاؤں اور اپنی خداداد فراست سے جماعت کو متحد و مضبوط رکھا۔ آپ کے عہدِ خلافت میں بیرون پاکستان متعدد مساجد و مراکز۔ احمدیہ ہسپتال اور سکولز آپ کی تحریکات کے تحت تعمیر ہوئے۔ سات سو سال کے بعد اسپین میں خانۂ خدا کی تعمیر کا سہرا آپ کے سر پر ہے۔

حضور کے مہتم بالشان کارنامے اور حضور کے احسانات کو دیکھتے ہوئے حضور کی رحلت ہم میں سے ہر ایک کے لئے ذاتی رنگ میں شدید صدمہ کا موجب ہے مگر مشیت ایزدی پر سر تسلیم خم ہے۔

ہم دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند تر مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو مومنانہ رنگ میں برداشت کرنے اور اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ہمیشہ دامنِ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی اطاعت کرنے کی توفیق بخشے اور اپنی رضا سے نوازے آمین ثم آمین۔

(ممبرات لجنہ اماء اللہ برطانیہ)

لجنہ اماء اللہ فرینکفرٹ

ہم جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ فرینکفرٹ اپنے پیارے اور محسن امام قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نور اللہ مرقدہٗ کے وصال پُر ملال پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتی ہیں۔

حضور کے مقام آنجناب کے خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق بے شمار تحریکات کے اجراء، تعلیم القرآن سکیم، شرک و بدعت اور رسومات کے خلاف جہاد، محبت و شفقت سے دل جیتنے، نئی نسل یعنی بچوں کی تربیت پر خاص توجہ دینے کی وجہ سے حضور کی رحلت ہم سب کے لئے ذاتی طور پر شدید صدمہ کا باعث ہے۔

وہ امن کا سفیر و ناصر دین چار دانگ عالم میں محبت و انسانیت کا پیغام پھیلا کر ہم سے جدا ہو کر اپنے پیارے مولیٰ کریم کے حضور حاضر ہو گئے آج اس موقعہ پر ہمارے دل حزیں اور آنکھیں اشکبار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ حضورؒ کی رحلت کے نتیجہ میں جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں ہم انہیں اصل رنگ میں ادا کر سکیں۔ آمین۔

جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ فرانکفرٹ مغربی جرمنی۔

خدام الاحمدیہ ناروے

حضور نور اللہ مرقدہٗ کی اچانک اور غیر متوقع وفات پر مجلس خدام الاحمدیہ کو جو بھاری صدمہ پہنچا ہے۔ اس سے ہم سب غمزدہ اور افسردہ خاطر ہیں۔ حضور نے اپنے تقریباً ۱۶½ سالہ تاریخ ساز عہد خلافت میں جس طرح مجلس خدام الاحمدیہ کو ان کی جسمانی، علمی، روحانی اور اخلاقی استعدادوں کو کمال تک پہنچانے کے لئے دل سوزی اور غمگساری کی، دکھ اور نفرت کا ہر تیر جس کا نشانہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سینہ تھا۔ اسے بشاشت قلب سے مسکراتے ہوئے اپنے جگر میں اتارا۔ اپنی سوچ، ہمت اور تمام تر استعدادوں کو مجلس خدام الاحمدیہ کی فلاح و بہبود کے لئے وقف رکھا۔ اللہ تعالیٰ کے دربار سے مجلس خدام الاحمدیہ اور انسانیت کی خیر خواہی کے لئے ہر وہ چیز مانگی جو مانگی جا سکتی تھی۔ اور پھر اس خیر کثیر کو مقدور بھر دنیا میں لٹایا۔ کہ آج ہر مخلص احمدی کا دل آپ کی محبت اور عقیدت سے اس طرح بھرا پڑا ہے کہ حضور کا مسکراتا چہرہ چشم تصور کے سامنے آتا ہے۔ تو دل کے جذبات اپنے محبوب آقا کی فرقت کی یاد میں چشمہ کی طرح آنکھوں سے ابل پڑتے ہیں۔

اے ہمارے رحمٰن و رحیم، صادق الوعد اور وفادار خدا جس طرح تو نے حضور نور اللہ مرقدہٗ کو اپنی رحمت اور قدرت کے جلووں کا مظہر بنا کر قدم قدم پر مجلس خدام الاحمدیہ کی پاسداری اور دلداری فرمائی اور اپنے پسندیدہ دین اسلام کو استحکام بخشا۔ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لئے دلوں کو جیتا، قرآنی تعلیم کو زمین کے کناروں تک پھیلایا۔ حضرت اقدس کی دعوت کو عام کیا اور تیری توحید کے جلال کو ظاہر فرمایا۔ اس طرح اب بھی بلکہ پہلے سے بھی زیادہ جبکہ ہم تیری رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کے پہلے سے کہیں زیادہ محتاج ہیں۔ ہم پر رجوع برحمت ہو اور اب جو تو نے ہمیں خلافت رابعہ کے وجود میں اپنی موعود، دائمی قدرت اور رحمت کی تجلی دکھائی ہے۔ اس نعمت کا ہمیں اس لازوال عظیم الشان نعمت کا شکر ادا کرنے کی کما حقہٗ ہمیں توفیق بخش۔ آمین۔

تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ
ہوں تم سے ایسے وقت میں رخصت خدا کرے
اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

ہم ہیں غمزدہ خدام ختم المرسلین
اراکین مجلس خدام الاحمدیہ ناروے

برانٹ فورڈ کینیڈا

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد نور اللہ مرقدہٗ کامیاب سترہ سالہ دورِ خلافت ہم سب کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ اس کامیاب دورِ خلافت میں جو ترقیات جماعت احمدیہ کو ہوئیں۔ وہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قدم بہ قدم نصرت و تائید اور آپ کی اعلیٰ قیادت کی مرہون منت ہیں۔ ہم سب کی دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور پر نور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان جس میں تمام دنیا کی جماعت ہائے احمدیہ کے احباب شامل ہیں۔ ان سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین اللھم آمین۔

جماعت احمدیہ برانٹ فورڈ کے تمام افراد حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت رابعہ سے دلی تعاون کا یقین دلاتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل کریں گے۔ حضور کے ہر حکم کو اپنے تمام دیگر کاموں پر مقدم کریں گے۔ اور ہم خلافت احمدیہ کی مضبوط رسی کو پکڑتے ہوئے احمدیت کی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے انشاء اللہ

آخر میں ہم سب آپ کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کے ہر حکم پر کما حقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین اللھم آمین۔

ہم ہیں احباب جماعت احمدیہ برانٹ فورڈ کینیڈا۔

جماعت احمدیہ ناروے

حضرت مرزا ناصر احمد نور اللہ مرقدہٗ نے اپنے تقریباً ۱۶½ سالہ تاریخ ساز عہد خلافت میں جس طرح جماعت احمدیہ کو ان کی جسمانی، علمی، اخلاقی اور روحانی استعدادوں کو کمال تک پہنچانے کے لئے اپنی سوچ ہمت اور تمام تر استعدادوں کو جماعت کی بہبود کے لئے وقف رکھا۔ اور پھر اس خیر کثیر کو مقدور بھر دنیا میں لٹایا کہ آج ہر مخلص احمدی کا دل آپ کی محبت اور عقیدت سے اس طرح بھرا پڑا ہے کہ حضور علیہ الرحمۃ کا مسکراتا چہرہ چشم تصور کے سامنے آتا ہے تو دل کے جذبات اپنے محبوب آقا کی فرقت کی یاد میں چشمہ کی طرح آنکھوں سے ابل پڑتے ہیں۔ اے ہمارے رحمٰن و رحیم صادق الوعد اور وفادار خدا جس طرح تو نے حضور کو اپنی رحمت اور قدرت کے جلووں کا مظہر بنا کر قدم قدم پر جماعت کی پاسداری اور دلداری فرمائی اور اپنے پسندیدہ دین اسلام کو استحکام بخشا۔ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے دلوں کو جیتا، قرآن مجید کی تعلیم کو زمین کے کناروں تک پھیلایا، مسیح محمدی کی دعوت کو عام کیا اور تیری توحید کے جلال کو ظاہر فرمایا اسی طرح اب بھی۔ بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ محتاج ہیں، ہم پر رجوع برحمت ہو اور اب جو تو نے ہمیں خلافت رابعہ کے وجود میں اپنی موعود دائمی قدرت اور رحمت کی تجلی دکھائی ہے اس نعمت کا، ہاں اس لازوال اور عظیم الشان نعمت کا حقیقی شکر ادا کرنے کی کما حقہا ہمیں توفیق بخش۔ آمین۔

ہم ہیں غمزدہ خدام ختم المرسلین
اراکین جماعت احمدیہ نارمے۔

لجنہ اماء اللہ ٹورانٹو

ہم تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ ٹورنٹو اور کینیڈا اپنے نہایت ہی پیارے آقا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی اس اچانک وفات پر گہرے صدمہ اور دلی رنج والم کا اظہار کرتی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔

ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر صابر و شاکر ہیں کہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہیں کہ وہ ہمارے پیارے خلیفہ کو اپنے قرب خاص میں جگہ عطا کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے آمین۔

آپ کی ۱۷ سالہ قیادت میں جماعت نے جو بے مثال ترقی کی ہے اور جو تحریکات آپ کے مبارک ہاتھوں نے شروع کی ہیں وہ کسی تعارف کی محتاج نہیں ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم خوش ہیں کہ جماعت نے متحدہ طور پر اپنے نئے خلیفہ کا انتخاب کیا ہے اور جماعت کو ایک نئے خلیفہ کا سایہ حاصل ہوا ہے۔ الحمد للہ۔

ہم تمام بہنیں اپنے نئے خلیفہ کو اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتی ہیں۔ اور دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ان کی زیر ہدایت بہت فتوحات عطا کرے اور جماعت کے لوگ صحیح معنوں میں مسلمان اور احمدی بن سکیں آمین۔

(ہم ہیں ممبرات لجنہ اماء اللہ ٹورانٹو۔ کینیڈا)

اداریہ : صفحہ ۲ سے آگے

پس عزم اور تعہد سے انشراح صدر اور پوری شرائط کے ساتھ روزے رکھنا جہاں ہمیں مزید انعامات کا مستحق بناتا ہے وہاں ان سے روگردانی اور عمداً گریز کفرانِ نعمت کے مترادف ہوتے ہوئے ہمیں عذاب شدید میں مبتلا کرنے کا موجب بھی بن سکتا ہے۔ اس سے رمضان کے روزوں اور اس مہینے کی مخصوص عبادات کی اہمیت اور ان کی عظمت ظاہر و باہر ہے۔

امسال تو ہم خاص طور پر اس حال میں شکر گزاری کے اس بابرکت مہینہ میں داخل ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نشانِ خاص کے طور پر ہمیں ایک نئے اور تازہ بتازہ عظیم الشان انعام سے نوازا ہے اور وہ ہے جماعت احمدیہ میں خلافت رابعہ کا قیام۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے وعدہ کے بموجب جماعت کو (اس کے ایک نازک دور میں سے گزرنے کے بعد) پھر ایک ہاتھ پر جمع کر دیا ہے اور اس طرح آشکار کر دکھایا ہے کہ یہ جماعت ید اللہ علی الجماعۃ کی مصداق ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ اس نے اسے خود اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اور وہ خود اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے اور اسے اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نواز کر قدرت ثانیہ کے آسمانی نظام کے طفیل مسلسل ترقیات سے نوازتا چلا آ رہا ہے۔ اس لحاظ سے ہمارا یہ درجہ اولیٰ فرض ہے کہ ہم رمضان کے روزے رکھتے اور اس کی دیگر مخصوص عبادات بجا لاتے اور ان کی بجا آوری کو کمال تک پہنچاتے ہیں ایسے عزم و تعہد، ایسے ذوق و شوق اور ولولہ عشق اور ایسے جذبہ و جوش کا مظاہرہ کریں کہ جس سے قرآن مجید ایسی زندہ اور زندگی بخش کامل و مکمل شریعت عطا ہونے کے ساتھ ساتھ اس نئے اور تازہ بتازہ عظیم الشان انعام کے عطا ہونے پر بھی شکر گزاری کا حق ادا ہو سکے اور ہم خدا تعالیٰ کی جناب میں لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کے مصداق قرار پا سکیں اور ہمیشہ ہی اس کے فضلوں اور انعاموں کے مورد بنے رہیں۔ اے خدا! تو اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا کر کیونکہ توفیق کا عطا ہونا بھی تیرے فضل پر موقوف ہے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین!

ضروری اعلان

مکرم انچارج صاحب ای پی آئی بلدیہ ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ بلدیہ کمیٹی میں اہالیان ربوہ کی سہولت کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ بچوں کو پولیو امراض کے حفاظتی ٹیکے روزانہ صبح ۸½ بجے سے دو بجے بعد دوپہر تک مفت لگائے جاتے ہیں۔ چونکہ ٹیکے لگوانے کے لئے لوگ اکثر کم آتے ہیں۔ اس لئے اخبار کے ذریعہ اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ روزانہ بچوں کو ٹیکے لگوانے کے لئے مقررہ وقت پر بلدیہ کمیٹی ربوہ میں بھجوائیں۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

میری ڈائری کا ایک ورق

استحکامِ خلافت سے متعلق قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث نور اللہ مرقدہٗ کی تاکیدی نصیحت

مکرم لئیق احمد صاحب طاہر سابق مبلغ انگلستان

جس طرح دل کے بغیر جسدِ انسانی زندگی کی رمق سے عاری ہوتا ہے سانس کے بغیر جسم مردہ ہوتا ہے۔ جان کے بغیر حرکت ممکن نہیں اسی طرح بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر امام کے بغیر کوئی جماعت۔ زندہ جماعت نہیں کہلا سکتی۔ قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے الفاظ میں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ یہ سچ ہے اگر کوئی جماعت نہ ہو تو امام کے کیا معنی۔ اور اگر امام وقت سے عقیدت، محبت، اطاعت، وفاداری جان نثاری اور سب کچھ اس کے ایک اشارے پر دل و جان سے قربان کرنے کا جذبہ نہیں تو پھر جماعت کیسی۔

جماعت کے معنی ہی یہ ہیں کہ اس کے ہر فعل و قول میں غیر متزلزل اجتماعیت اور پہاڑوں ایسا اتحاد ہو۔ امام وقت کا ہاتھ اٹھے تو ساری جماعت یوں اٹھے گویا حشر کے لیے صور اسرافیل پھونکا جا رہا ہے اور امام وقت کا ہاتھ نیچے گرے تو ساری جماعت اپنے وجود کو کھو کر یوں گرے کہ اوپر اٹھنے والی نگاہیں حد فاصل تک خلاؤں میں جھانکنے لگیں۔ ایسا اتحاد اور ایسی یکانگت اور شیرازہ بندی صفوں میں ہو کہ شیطان اطراف میں مر پٹکتا پھرے لیکن اسے ہماری صفوں میں کوئی جگہ نہ ملے۔

آج جماعت کا ایک ایک فرد قدرت ثانیہ کے دور ثالثہ کی محبت بھری یادوں کے چراغ جلائے ہوئے ہے۔ غم و اندوہ کے اس سیل رواں میں دل قابو سے باہر ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی ہمارے دل اپنے رب کریم کے حضور اپنے سارے دل اور ساری روح کے ساتھ سجدہ ریز ہیں جس نے اپنے وعدہ کے مطابق ہمیں خلافتِ رابعہ کے عظیم الشان انعام سے نوازا اور ہمارے زخمی دلوں کو سکون اور طمانیت سے آسودہ کیا اور سلسلہ کی عزت اور شوکت اور تمکنت میں اضافہ کیا۔

قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے احسانات کی موسلا دھار بارش جماعت کے ایک ایک فرد پر ۱۶½ سال تک برستی رہی ہے کوئی دفتر ایسا نہیں ہے جو ان بے پایاں عنایات کا احاطہ کر سکے۔

میرے سامنے ۵ جولائی ۱۹۶۷ء کی ڈائری ہے جس میں سیدنا حضور نور اللہ مرقدہٗ کی زریں ہدایات ہیں جن سے آپ نے مجھے میری انگلستان روانگی کے وقت نوازا۔ ان ہدایات کا تعلق استحکام خلافت سے ہے اس لیے وقت کی عین ضرورت کے مطابق افادہ عام کے لیے تحریر کر رہا ہوں۔

حضور نے مسندِ خلافت پہ رونق افروز ہونے کے بعد مورخہ ۸ جولائی ۱۹۶۷ء کو اپنا پہلا سفر یورپ غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کیلئے اختیار فرمایا۔ حضور ۶ جولائی کو ربوہ سے بذریعہ چناب ایکسپریس روانہ ہوئے اور ۷ جولائی کو کراچی پہنچے۔ خاکسار ۷ جولائی کی شام کو لاہور سے بذریعہ جہاز کراچی کے لیے عازم سفر ہوا۔ رات کو احمدیہ ہال کراچی میں حضور سے شرف باریابی حاصل کیا اور ۸ جولائی کو حضور کیساتھ ہی طہران، ماسکو سے ہوتا ہوا فرینکفرٹ پہنچا حضور کا پہلا قیام جرمنی میں ہی تھا وی آئی پی لاؤنج میں حضور نے اپنے اس ادنیٰ ترین غلام کو دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا اور خاکسار اسی جہاز سے لندن روانہ ہو گیا۔

حضور نے قصر خلافت میں خاکسار کو یہ نصیحت فرمائی کہ جماعت میں یہ تحریک عام کرنی چاہیئے کہ احباب جماعت امام وقت سے ذاتی تعلق پیدا کریں اپنی محبت اور وفا کا رشتہ مضبوط سے مضبوط تر کریں اور یہ یقین رکھیں کہ آج صرف وہی دعا قبول ہوگی جو خلافت کے دروازہ میں سے گذرتی ہوئی آسمانوں تک جاتی ہے یعنی آج کسی شخص کی کوئی ایسی دعا قبول نہیں ہو سکتی جو خلیفۂ وقت کے منشا کے خلاف ہو۔

پھر حضور نے فرمایا کہ جماعت کے بزرگوں کا بھی یہی عقیدہ اور ایمان رہا ہے فرمایا لوگ حضرت مولانا راجیکی صاحب کے پاس دعا کیلئے جایا کرتے تھے۔ آپ سب کو نصیحت فرماتے کہ دربار خلافت کا در کھٹکھٹائیں۔ کیونکہ میری اپنی دعائیں بھی دربار خلافت سے گذر کر ہی شرف باریابی حاصل کرتی ہیں۔

سیدنا حضور نور اللہ مرقدہٗ کی یہ نصیحت ابدی صداقتوں پر مشتمل ہے اور ساری جماعت نے لاکھوں بار اس کا مشاہدہ کیا ہے اور اس کا تعلق نظام خلافت سے ہے۔ ہر عہد کے امام اور خلیفہ کا وجود خدا نما ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی خاص تقدیریں ان کے ہاتھ پر جاری ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان پیارے وجودوں کے ساتھ ذاتی قرب کی وجہ سے ایسا محبت و مودت کا سلوک فرماتا ہے کہ کسی بڑے یا چھوٹے کے خواب و خیال میں بھی نہیں آسکتا۔

سیدنا حضور نور اللہ مرقدہٗ کی مندرجہ بالا نصیحت کا لبّ لباب یہ ہے کہ ہم ہمیشہ سب سے پہلے امام وقت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست پیش کریں اور یہ کامل یقین رکھیں کہ ہماری اپنی دعائیں اس وقت تک محض ہیچ ہیں جب تک یہ امام وقت کی دعاؤں کے جلو میں رب کریم کے حضور میں پیش نہیں ہوتیں دوسری بات یہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص ہمیں دعا کے لیے کہے تو اسے تاکید کی جائے کہ حضور اقدس کی خدمت میں بھی درخواست دعا کریں۔

تیسرا امر یہ ہے کہ اپنے اپنے ہاں پوری شدت سے یہ تحریک کی جائے کہ خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق پیدا کیا جائے اور بار بار کثرت سے دعائیہ عریضے حضور کی خدمت مبارک میں بھجوائے جائیں اور حضور کی درازیٔ عمر اور صحت و سلامتی کے لیے شب و روز دعائیں کی جائیں۔ امام وقت کے لیے دعائیں دراصل اپنے لیے ہی دعائیں ہیں کیونکہ امام جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔

درخواست دعا

میرے بھائی مکرم عزیز اللہ صاحب حال کینیڈا ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے تاہم دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ سب بھائی بہنوں سے التماس ہے کہ وہ امن مبارک مہینہ میں میرے بھائی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ مولیٰ کریم میرے بھائی کو صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین!

(صادقہ فرحت بنت حافظ قدرت اللہ صاحب
دارالرحمت وسطی ربوہ)

کیا آپ ؟
- چندہ عام
- حصہ آمد
- چندہ جلسہ سالانہ
ادا فرما چکے ہیں؟

ٹنڈر نوٹس

ضلع کونسل جھنگ کے درج ذیل ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لیے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے ٹنڈر مطلوب ہیں ٹنڈر سربمہر لفافوں میں مورخہ ۲۸/۶/۸۲ تک دفتر ضلع کونسل جھنگ میں گیارہ بجے قبل دوپہر تک وصول کیے جائیں گے اور اسی روز ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے زرضمانت کال ڈیپازٹ کی صورت میں ٹنڈر فارم کے ہمراہ ارسال کرنا ہوگا جس کے بغیر کوئی ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔ ٹنڈر فارم بحساب ۲۵/- روپے فی فارم دفتر ڈسٹرکٹ انجینئر ضلع کونسل جھنگ سے ایک روز قبل تک دوران اوقات کار حاصل کیے جا سکتے چیئرمین ضلع کونسل جھنگ کو اختیار حاصل ہوگا۔ کہ وہ کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتائے مسترد کر دیں۔ تفصیلی شرائط ٹنڈر فارم میں درج ہیں۔

نوٹ:- بلوں کی ادائیگی فی طور پر منظور شدہ تخمینہ کے مطابق کی جائے گی۔ میٹریل بذمہ ٹھیکیدار ہوگا:۔

نمبر شمار	نام کام	اسٹیمیٹ	زرضمانت	معیاد
۱-	مرمت سڑک پرانی خوشاب روڈ تا روسہ کانوانی معہ تعمیر پل	۲,۸۸,۰۰۰/- روپے	۷۷۲۰/- روپے	۴ ماہ
۲-	تعمیر پکی سڑک سطح موڑ منڈی شاہ جیونہ	۴۹,۰۰۰/- "	۱,۰۰۰/- "	۲ "
۳-	تعمیر تین عدد دوکانات یوسف شاہ انڈر نہر لیڈی چک	۴۲,۳۰۰/- "	۹۰۰/- "	"

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ضلع کونسل کی عمارت انڈور وارڈ و ٹرنری شاہ جیونہ کا ملبہ و عمارت چوکیدار کوارٹر شورکوٹ کا ملبہ جس حالت میں ہے۔ بمطابق تواریخ اور اوقات بذریعہ نیلام عام کیا جائے گا۔ شرائط نیلام موقع پر سنائی جائیں گی۔ یا دوران دفتری اوقات کار دفتر ہذا سے ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ لہٰذا خواہشمند حضرات تاریخ وقت مقررہ پر تشریف لا کر بولی میں شرکت کریں اور اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں

نمبر شمار	نام عمارت	تاریخ نیلام	وقت نیلام	مقام نیلام
۱-	انڈور وارڈ و ٹرنری ڈسپنسری شاہ جیونہ	۲۸-۶-۸۲	۱۲ بجے دوپہر	جناح ہال ضلع کونسل
۲-	پرانا ملبہ چوکیدار کوارٹر شورکوٹ	"	"	"

نیلام ٹھیکہ جات

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ضلع کونسل کی مشہور و معروف منڈی ہائے مویشیاں، دیگر ٹھیکہ جات ٹول ٹیکس وغیرہ کا نیلام مطابق تواریخ مقامات اور اوقات مندرجہ محاذ کیا جائے گا۔ شرائط نیلام موقع پر سنائی جائیں گی۔ یا دوران دفتری اوقات دفتر ہذا سے ملاحظہ کی جاسکتی ہیں لہٰذا خواہشمند حضرات تاریخ اور وقت مقررہ پر تشریف لا کر بولی میں شرکت کریں اور اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

نمبر شمار	قسم ٹھیکہ	معیار ٹھیکہ	تاریخ نیلام	وقت نیلام	مقام نیلام
۱-	منڈی مویشیاں قائم بھروانہ	ایک سال	۲۷/۶/۸۲	۹,۰۰ بجے صبح	جناح ہال ضلع ڈسٹرکٹ
۲-	" " بھیرہ	"	"	"	"
۳-	" " پل منگوانہ	"	"	"	"
۴-	ٹول ٹیکس مستقر وجہ چک نمبر ۳۸	"	"	"	"
۵-	" " شورکوٹ ڈیکلال	"	"	"	"
۶-	سائیکل سٹینڈ پل جمیرانوالی	"	"	"	"
۷-	گزرات۔ چوکی۔ جھنگ۔ موہل شیدانوالہ۔ کوٹ ملایو	"	"	"	"
۸-	اورخیات۔ کوٹ لکھنانہ۔ ماچھیوال کوٹ قاضی۔ درورہ۔ سول اسٹیشن	"	"	"	"
۹-	دوکانات نمبر ۲-۳-۴ بمقام عابد حسین چوک	"	"	"	"
۱۰-	دوکان نمبر ۱ بمقام گڑھ مہاراجہ	"	"	"	"
۱۱-	دوکانات نمبر ۱۳ تا ۱۷ بمقام چنیوٹ	"	۲۸/۶/۸۲	۱۰,۰۰ بجے صبح	بمقام دفتر فنڈ کلرک چیئرمین

المشتہر

چیئرمین ضلع کونسل جھنگ فون نمبر 2076

I.P.L 4280

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ احسان/جون ۱۹۸۲ء کو ختم ہوگا بقایاجات جلد از جلد ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

بقیہ:۔ درس القرآن

ہونی چاہیئے۔

حضور نے فرمایا دوسرا پہلو اس کا رحمانیت کے ساتھ ہے کہ رحم تو اس وقت کیا جاتا ہے جب کوئی شخص قابل رحم ہو۔ اگر اس کی حالت قابلِ تعریف ہو تو اس پر رحم کیسے آئے گا۔ فقیر اپنے کشکول میں سے چند سکے بھی نکال کر اسے خالی کر کے پیش کرتا ہے حضور نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضرت موسیٰ کی یہ دعا بہت ہی پیاری تھی وہ اس دعا کے عاشق تھے کہ

رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر

کہ اے میرے رب تیرے مقابل پر میں ہر لمحہ فقیر ہی رہوں گا۔ کیونکہ رحمانیت کا تقاضا ہے کہ مقابل پر فقر کی حالت ہو اور رحیمیت کا یہ تقاضا ہے کہ فقر کی حالت جاری رہے۔ اگر ایک شخص قابل رحم تھا اور ایک بادشاہ نے اسے سب کچھ عطا کر دیا تو پھر تو وہ قابل رحم نہ رہا، مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو بھی میں دوں گا اس کے باوجود بھی تم ہمیشہ محتاج رہو گے اس لیے تم بار بار اپنے لیے حمد کی نفی کرتے چلے جاؤ۔ تاکہ ہر حالت میں رحیمیت سے تعلق قائم رہے۔ یہی کیفیت انبیاء کی ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے سامنے اپنی قابلِ رحم حالت عاجزانہ حالت کا تسلسل برقرار رکھتے ہیں اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس۔۔۔۔ کے مندرجہ ذیل اشعار سنا کر ان کی وضاحت فرمائی ؎

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا فضل
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار
؎ یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گذار
؎ لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار

متذکرہ بالا اشعار کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ خدا کو پانے کے بعد بھی یہ اطمینان نہیں کہ میں کسی قابل تھا پھر بھی یہ خیال ہے کہ میں تو نالائق ہوں مگر نالائق ہوتے ہوئے قبول ہو گیا ہوں کسی استحقاق کی بناء پر یہ سلوک نہیں ہوا یعنی ہر مرحلے پر اپنی ذات سے حمد کی نفی کی اور خدا کی حمد سے تعلق رکھا۔

حضور نے حمد کا خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت سے تعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں مختلف سودے ہوتے ہیں کچھ لیا جاتا ہے کچھ دیا جاتا ہے بعض ایسے فقیر بھی ہوتے ہیں جن کے پاس بادشاہ کو دینے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تو وہ سبزیوں کا گلدستہ ہی بنا کر پیش کر دیتے ہیں لیکن جو مالک کل ہو اس کے سامنے تو اس کے سوا اور کوئی صورت ہی نہیں ہے کہ اس کی حمد کے گیت گائیں اور اس کی کامل ملکیت کا اقرار حمد سے کریں۔ اسی سے ترقی کی راہ ملتی ہے۔

حضور نے فرمایا دوسرا پہلو حمد کا یہ ہے کہ کامل حمد اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہ کرنا شرک ہے۔ شرک کی جڑ یہ خیال ہے کہ میں کچھ ہوں۔ بہت سے لوگ حمد کرتے ہیں لیکن درحقیقت وہ اپنی حمد کر رہے ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حمد بھی کرتے ہیں تو اتنی کہ جتنی حمد کے وہ خدا کو لائق سمجھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ حقیقی مومن تو دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت بھی خدا تعالیٰ کی حمد کرتا ہے۔

اس ضمن میں آخری بات حضور نے یہ بیان فرمائی کہ حمد کو اپنی ذات کی طرف منسوب کر کے ایسا شرک پیدا ہوتا ہے جو انسان کی تمام خوبیوں کو اسطرح جلا ڈالتا ہے جس طرح آگ جلا کر خاک کر دیتی ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنائی جسمیں بیان ہے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے اس شخص کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا جس نے شہادت حاصل کی ہو گی خدا تعالیٰ کو وہ شخص کہے گا کہ میں نے تیرے احسانات کے بدلے میں اپنی جان پیش کر دی خدا کہے گا تم جھوٹ کہتے ہیں تم نے جان میرے لئے نہیں دی بلکہ اس لئے دی کہ تم کو بہادر کہا جائے۔ یہ کہہ کر اسے گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ پھر ایک عالم قرآن لایا جائے گا اس کو بھی اللہ کہے گا تم نے قرآن میری خاطر نہیں پڑھا اور پڑھایا بلکہ اس لئے کہ تم عالم کہلاؤ اور قاری کہلاؤ۔ اس کو بھی گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ایک بڑا فیاض اور سخی دولتمند لایا جائے گا جو کہے گا کہ اے اللہ میں نے ہر ممکن طریقے سے تیری راہ میں مال خرچ کیا۔ اللہ کہے گا تم جھوٹ کہتے ہو تم نے مال میرے لئے خرچ نہیں کیا بلکہ اس لئے کیا ہے کہ لوگ تمہیں فیاض کہیں۔ اس کو بھی جہنم میں پھینکا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے رونگٹے کھڑے کر دینے والی اس حدیث کے بیان کے بعد فرمایا کہ یہ بڑے خوف کا مقام ہے کہ جو دروازہ رحمتوں کے لئے کھولا گیا وہی تباہی کا راستہ بن گیا آخر میں حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہر مشکل مقام پر بھی صبر و رضا سے خدا تعالیٰ کی حمد کریں اور اپنی حمد کا کوئی حصہ بیچ میں نہ آنے دیں۔ اور یہ مشکل مقام دعا کے بغیر نہیں مل سکتا اس لئے دعا سکھلائی کہ

ایاک نعبد وایاک نستعین

بعد ازاں حضور السلام علیکم کہہ کر واپس تشریف لے گئے اور یکم رمضان المبارک کا بقیہ درس محترم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی نے دیا۔

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خادم۔ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان ۲۴ اور ۲۵ جون ۱۹۸۲ء مطابق ۲ و ۳ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ کی درمیانی شب پونے بارہ بجے دل کے شدید حملہ کی وجہ سے بعمر ۷۴ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم بہت مخلص، محنتی اور وفا شعار خادم سلسلہ تھے۔ آپ نے مسلسل ۵۶ سال تک صدر انجمن احمدیہ میں اہم خدمات سرانجام دیں اور اس دوران ترقی کر کے درجہ بدرجہ ناظر کے عہدہ تک پہنچے اور لمبا عرصہ بطور ناظر دیوان خدمات انجام دیں۔ وفات کے وقت آپ ناظر دیوان اور سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے نہایت اہم اور ذمہ دار عہدوں پر فائز تھے۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۵ جون بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ ربوہ میں نماز جمعہ پڑھانے سے قبل خطبہ کے دوران محترم چوہدری صاحب مرحوم کی وفات پر دلی صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے آپ کی خدمات سلسلہ کو سراہا۔ نماز جمعہ کے بعد حضور نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔

نماز جمعہ کے بعد رمضان کے خصوصی درس القرآن اور شدید گرمی کے پیش نظر محترم چوہدری ظہور احمد صاحب مرحوم کا نعش کو چھ بجے شام مقبرہ بہشتی لے جا کر وہاں دفن کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قصر خلافت سے مقبرہ بہشتی تشریف لا کر قبر پر دعا کرائی جس میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب مرحوم نے اپنی اہلیہ صاحبہ محترمہ کے علاوہ ایک صاحبزادی اور پانچ فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ فرزندان میں مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم منور احمد صاحب، مکرم رفیق احمد صاحب، مکرم لئیق احمد صاحب منیجر نیشنل بنک آف پاکستان لاہور اور مکرم انیس احمد صاحب ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول اُمیشہ (نائیجیریا) شامل ہیں آپ کی صاحبزادی مبارکہ بیگم صاحبہ محترم ڈاکٹر رشید احمد صاحب آئی سپیشلسٹ ربوہ کی اہلیہ ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

خاکسار کے تایا ملک محمد موسیٰ صاحب آف لودھراں ضلع ملتان ۲۷ مئی ۱۹۸۲ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم تیس سال سے زائد عرصہ جماعت احمدیہ لودھراں کے سیکرٹری مال رہے۔ انتہائی خلیق دعا گو، مہمان نواز اور فدائی احمدی تھے۔ وفات کے وقت اُن کی عمر قریباً ۷۰ سال تھی پس ماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے پانچ بیٹیاں چار پوتے تین پوتیاں اور دس نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے (آمین)

(جمال الدین شمس۔ مربی جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

آپکے کاروبار کی ترقی کے لئے الفضل میں اشتہار دینا ایک مفید ذریعہ ہے!

ضرورت ہے

کاریگر کی ضرورت ہے جو فوٹو گرافی کا کام جانتا ہو نیز کیمرے فروخت کے لئے موجود ہیں

نوید آرٹ سٹوڈیو ریلوے روڈ ربوہ

اوقات کار

رمضان المبارک میں شفاخانہ کے اوقات کار
صبح ۶ بجے تا ۲ بجے جمعہ ۶½ تا ۱۱ بجے

منیجر کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور کراچی سیڈنگر گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶/۶۱۷